معاشرتِ نبوی ﷺ: بیسویں صدی میں سیرت نگاری کا اہم رجحان
(ایک تجزیاتی مطالعہ)

محمد عبداللہ *

انسان معاشرت پسند ہے اور معاشرتی تنظیم فطرت سلیمہ کا حصہ ہے، جس کا شعور اللہ تعالیٰ نے روزِ اول سے ہی انسان میں رکھا ہے۔ قرآن حکیم نے نہایت تفصیل کے ساتھ نسل انسانی کی تخلیق، مساوات، قبیلہ، خاندان اور انسانی حقوق جیسے مباحث پر اظہار کیا ہے جسے بجا طور پر قرآنی عمرانیات (Quranic Sociology) سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

معاشریات یا سماجیات، (Sociology) عصرِ حاضر کے علوم میں سے ایک اہم علم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جس میں انسان کے رویوں، باہمی تعلقات اور مختلف معاشرتی اداروں کی ساخت اور ان کے کردار پر بحث کی جاتی ہے۔ مسلم مفکرین نے اپنی کتب میں معاشرے کی ساخت اور اس کے استحکام و عدمِ استحکام پر اپنے خیالات پیش کیے ہیں۔

ابن خلدون (۱۳۳۲ء۔۱۴۰۶ء) نے علم العمران کی اصطلاح سب سے پہلے استعمال کی اور قوموں کے عروج وزوال کے عوامل سے پردہ اٹھایا۔ نیز گروہی عصبیت (Group Solidarity) کا نظریہ دیا۔ (۱) بعد ازاں شاہ ولی اللہ دہلویؒ (۱۷۰۳ء۔۱۷۶۳ء) نے عمرانی فلسفے اور معاشرتی ارتفاقات پر فکر انگیز بحثیں کیں ۔ تاہم معاشریات یا عمرانیات (Sociology) بطور علم اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر میں متعارف ہوئی اور پوری انیسویں صدی میں نشو وارتقاء کی منازل طے کرتی رہی۔ نشأۃ ثانیہ، اصلاحِ مذہب، انقلاب فرانس اور صنعتی انقلاب نے یورپ میں معاشرتی حالات پیدا کر دیے۔ جس سے اس علم کے اصول وضوابط مرتب ہوئے۔

دور جدید میں علمِ عمرانیات نے بہت وسعت اختیار کر لی ہے۔ اس کو تمام سماجی علوم (Social Sciences) کی اصل (Origion) سمجھا جانے لگا ہے اور دیگر علوم جیسے سیاسیات، الٰہیات، بشریات، نفسیات، اخلاقیات، معاشیات اور تاریخ وغیرہ میں بھی اس کی کارفرمائی خیال کی جاتی ہے۔ اس تعلق کی بنیاد پر ان علوم کا مطالعہ کیا جا رہا

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

ہے اوران علوم پر کتابیں مرتب ہو رہی ہیں۔ گزشتہ صدی سے تعلیمی اداروں اور جامعات میں سماجی علوم (Social Sciences) کے باقاعدہ شعبے قائم ہونے لگے ہیں۔ اس کے مختلف پہلوؤں پر اختصاصی مطالعہ (Specialization) کیا جارہا ہے اوراس علم کے بغیر سماجی علوم کی تفہیم ناممکن نظر آتی ہے۔

بایں وجہ عہد حاضر میں سیرت نگاروں کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔قرآنی ارشاد: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ(۲) کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ(Role Model) کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ کی ذات سے والہانہ عقیدت ومحبت کی وجہ سے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ رسول اکرمؐ کے عہد اور معاشرے کو دیکھا جائے جس میں آپ مبعوث ہوئے۔جس عہد کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا: خیر القرونی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (۳) اس معاشرے میں کیا خصوصیات تھیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے انتخاب کے لیے عرب خطہ کو اوراس سوسائٹی ہی کو کیوں منتخب کیا؟ پھر آپ نے ایک نئے فکر ونظریہ وعقیدہ کی بنیاد کس طرح رکھی؟ کس طرح اس معاشرے میں تبدیلی پیدا ہوئی؟ تربیت انسانی کے عوامل ومحرکات کیا تھے؟ آپ نے جو معاہدے کئے ان کا معاشرتی پس منظر کیا تھا؟ رسم ورواج کس طرح کے تھے؟ باہمی تعلقات کی نوعیت کیا تھی؟ اسی معاشرے میں وحدت اور یک جہتی کس طرح پیدا ہوئی کہ انہوں نے بڑی بڑی طاقتوں کو زیرنگین کیا؟

یہ وہ محرکات ہیں جس سے بیسویں صدی عیسوی میں سیرت نگاروں کو ایک نئی مہمیز ملتی ہے اور وہ معاشرت کے ان پہلوؤں پر قلم اٹھاتے ہیں۔ اگر چہ امہات کتب سیرت میں قبل از اسلام عرب معاشرہ ،قبائلی نظام، مواخات، معاہدات ،غزوات، سماجی تعلقات پر بحثیں ملتی ہیں مگر وہ منظّم ومرتب نہیں۔ دورِ جدید میں علمِ عمرانیات کے پھیلاؤ کی بدولت ہمیں سیرت نگاری کا ایک نیا رجحان، معاشرتِ نبویؐ کا نظر آتا ہے جسے معروف مفکر ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ نے 'اجتماعیاتِ سیرت' کا نام دیا ہے۔ان کے بقول: 'اس سے مراد یہ ہے کہ سیرت نبویؐ کا مطالعہ اجتماعیات کے نقطہ نظر سے کیا جائے اس کو ہم سیرت کا اجتماعی پہلو(Sociology of Sirah) بھی کہہ سکتے ہیں آج ضرورت یہ ہے کہ سیرت پاک کے مواد کا مطالعہ اسی نئے انداز سے کیا جائے'(۴)۔

اس پہلو کی ضرورت واہمیت کی طرف پروفیسر موصوف نے مزید بھی اشارات کئے ہیں انہی کے الفاظ میں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے بہت سے اقدامات اور فیصلوں کا اجتماعی (Sociological) پس منظر کیا تھا۔کس ماحول اور کس پس منظر میں حضورؐ یہ کام کر رہے تھے؟ پس منظر بہت سی چیزوں کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ مدینہ منورہ میں اجتماعیت کس رنگ کی تھی؟ خاندان اور قبائل کون کون سے آباد

تھے؟ ان کے آپس میں تعلقات کی نوعیت کیا تھی؟ مدینہ کی زندگی اور معاشرت کیا تھی؟ مکہ کی شہری ریاست کیا تھی؟ مختلف قبائل میں آپس کا تعلق اور لین دین کس انداز کا تھا؟ یہ سیرت کا ایک پہلو ہے اور اتنا اہم پہلو ہے کہ اس کو سمجھے بغیر سیرت کے بہت سے معاملات کو سمجھنا دشوار ہوگا'' (۵)۔

معروف سیرت نگار، پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے بھی معاشرت نبوی ﷺ کے اس پہلو کی عصر حاضر میں اہمیت پر زور دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''سیرت نبوی ﷺ سے متعلق یوں تو ہر قسم کی معلومات سرمۂ بصیرت ہیں، لیکن سماجی معاملات، معاشرتی امور اور تہذیبی چیزیں معاصر مسلم سماج کے لیے ناگزیر بن گئی ہیں کیونکہ مسلم معاشرے کے لیے اسوۂ حسنہ پیش کرتی ہیں اور وہ اس لیے بھی کہ مسلم معاشرے روز بروز منہاجِ نبوت سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ جوں جوں ہم مسلمان عہدِ نبوت اور عہدِ خیر سے دور ہوتے جارہے ہیں توں توں ہماری بدعملی، سنت سے دوری اور اسوۂ نبوی ﷺ سے بیزاری بڑھتی جارہی ہے'' (۶)۔

بیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں بالخصوص سیرت نگاروں نے اس پہلو پر توجہ دی۔ گو بعض پہلو ابھی تک تشنہ طلب ہیں مگر متفرق طور پر متعدد کتابیں منصۂ شہود پر آئیں۔ مذکورہ ادب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ معاشرتِ نبوی ﷺ: جامع سیرت نگاری کا رجحان

۲۔ معاشرت نبوی ﷺ: موضوعاتی سیرت نگاری کا رجحان

جامع سیرت نگاری سے مراد مصنف کا حیات طیبہ کا عمرانی نقطہ نظر سے مطالعہ کرنا یا عنوان میں اصطلاح کے لحاظ سے جامعیت مدنظر رکھی گئی ہو۔ جبکہ موضوعاتی سیرت نگاری سے مراد معاشرتِ نبوی ﷺ کے متعدد گوشوں میں سے کسی ایک گوشے پر مطالعہ پیش کرنا۔ ذیل میں ترتیب سے ہر دو رجحانات پر ادبِ سیرت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

۱۔ معاشرتِ نبوی ﷺ: جامع سیرت نگاری کا رجحان:

1.1 عہد نبوی کا مدنی معاشرہ۔قرآن کی روشنی میں:

فاضل مصنف ڈاکٹر سید محمد لقمان اعظمی ''پیش لفظ'' میں اپنے تحقیقی مقالہ کا جواز پیش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد سید المرسلین ﷺ نے جو اسلامی معاشرہ قائم کیا تھا۔ وہ ایک مثالی اور ہر حیثیت سے مکمل معاشرہ تھا۔ دنیا نے اسکے بعد اس جیسا معاشرہ نہیں دیکھا۔ اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ میرے مقالے کا موضوع ایک تجزیاتی مطالعہ ہو۔ جس میں قرآن کریم کی روشنی میں خاص طور پر عہد نبوت میں اس معاشرے کی بنیادیں، نقوش اور

خدو خال کو نمایاں کروں۔اس مقالے میں ، میں نے کوشش کی ہے کہ تجزیاتی طریقہ اپنا کر عہد نبوی ﷺ کے مدنی معاشرے کی حقیقی تصویر کشی قرآن حکیم کی روشنی میں کروں۔''(۷)

فاضل مصنف نے اپنی تحقیق ''عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ'' کو چار ابواب کے تحت بیان کیا ہے:

پہلا باب: مدنی معاشرہ۔تاسیس کے مرحلے میں۔

دوسرا باب: مدنی معاشرہ تربیت کے مرحلے میں۔

تیسرا باب: معاشرتی ڈھانچے کی تشکیل نو۔

چوتھا باب: مدنی معاشرہ اور اقلیات۔

ان چار ابواب میں ذیلی عنوانات کی مدد سے تمام اہم عمرانی پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصنف نے بالعموم طریقہ کار یہ اختیار کیا ہے کہ پہلے اس موضوع سے متعلق قرآنی آیات لاتے ہیں۔ پھر تاریخی پہلو کے ساتھ ساتھ مروجہ تفاسیر، احادیث اور ادب سیرت سے تجزیہ کرتے ہیں۔ ذیل میں کتاب کے مندرجات پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

ڈاکٹر سید لقمان اعظمی نے مدنی معاشرے کی تاسیس ہجرت مدینہ سے کی ہے۔ ضمنی طور پر ہجرت حبشہ کا بھی ذکر کیا ہے، تاہم ہجرت کے محرکات کے ساتھ ساتھ مدینہ کا ہجرت کے لیے کیوں انتخاب کیا گیا؟ دو نکات بطور خاص ذکر کیے گئے ہیں۔

۱-مکی معاشرے میں ہلچل پیدا کرنا

۲-نئے اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک آزاد اور پر امن مرکز کی تلاش۔

مصنف نے مدنی معاشرے کی بنیاد میں دو چیزوں کا بطور خاص تذکرہ کیا ہے:

۱- مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر-تاسیس معاشرہ کا اولین مرحلہ

۲- مدنی معاشرے کی تشکیل نو میں دستاویز (معاہدہ) کا کردار

اول الذکر کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں، ''مسجد کی تعمیر اجتماعی زندگی کی تعمیر کی اولین اینٹ ہے۔ وہ ایسا ذریعہ ہے جس سے اہل ایمان اسلام کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔علم ،عبادت، قضا اور خرید و فروخت غرض ہر معاملے میں ان میں ایک فکری وحدت پیدا ہوجاتی ہے۔اس کی حیثیت ایک بنیاد اور مرکز کی تھی جس کے گرد مدینے کے تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل ہوئی۔(۸)

جبکہ مدنی معاشرے میں دستاویز (معاہدہ) کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں دوسرا کام یہ کیا کہ معاہدے کی ایک دستاویز جاری کی جس

کے مطابق نئے مسلم معاشرے اور مدینہ میں بسنے والے دوسرے انسانی گروہوں کے باہمی تعلقات منظّم کیے۔ آپ نے مدینہ کے اطراف میں رہنے والے یہود و مشرکین کے ساتھ باہمی صلح اور مدینہ کے مشترک دفاع کا معاہدہ کیا لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی طے کر لی کہ مدینے کا اقتدارِ اعلیٰ آپ کے ہاتھ میں رہے گا۔ (۹)

بعد ازاں دستاویز کو تاریخی طور پر بیان کرتے ہوئے حدیث و آثار کی روشنی میں اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے اور اس معاہدہ کی روشنی میں معاشرے کی تشکیل نو کے مفید نکات اخذ کیے گئے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

''اس میں شک نہیں کہ اس دستاویز معاہدہ کے لیے معاشرے کی تنظیم و تشکیل پر بہت اہم اثرات مرتب ہوئے۔ اس دستور کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کی وحی کی روشنی میں وضع کیا تھا اور اپنے اصحاب سے لکھوایا تھا۔ پھر اسے مسلمانوں اور ان کے پڑوسی یہود کے درمیان ایک متفق علیہ بنیاد قرار دیا۔ یہ دلیل اس بات پر کہ اسلامی معاشرہ اپنی ابتداء ہی سے مکمل دستوری بنیادوں پر قائم ہوا۔'' (۱۰)

مواخات کے ضمن میں قرآن حکیم کی آیات اور رسول اکرم ﷺ کے اقوال و ارشادات سے بھرپور استدلال کیا گیا ہے۔ نیز اس کی تاریخی حیثیت کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ بعد ازاں اہل صفہ کا نظم، کے عنوان سے جامع تربیت گاہ کا تذکرہ کیا ہے۔

پہلے باب کی فصل سوم میں جہاد اور اولین سرایا و غزوات کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں تاریخی پہلو سے زیادہ قرآنی تعلیماتِ نبوی سے اخذ ہونے والی توضیحات پر بنیاد رکھی ہے۔ علاوہ ازیں غزوہ احد کے پس منظر میں مدنی معاشرے کے ارتقاء پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے:

دوسرے باب میں مدنی معاشرہ ارتقائی مرحلے میں، فاضل مصنف نے دو فصول قائم کی ہیں۔

ایک نظری و فکری وسائل اور دوسرے عملی وسائل۔ اس ضمن میں قرآنی آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرد کی اجتماعی تربیت پر روشنی ڈالتے ہوئے۔ اس کے تین وسائل کی نشاندہی کی ہے۔

۱- تربیت بذریعہ مثال و نمونہ

۲- تربیت بذریعہ وعظ و نصیحت

۳- تربیت بذریعہ سزا

تیسرے باب، معاشرتی ڈھانچے کی تشکیل نو، کے ضمن میں تین مندرجہ ذیل فصلیں بنائی ہیں۔ پہلی فصل

خاندان اور اس کی حفاظت کے ذرائع، جس میں نکاح، حرمت زنا اور حرمت شراب و جواء پر بحث کی گئی ہے۔ اس ضمن میں زمانہ جاہلیت کی معاشرتی خرابیوں کی اصلاح کی گئی ہے۔ لکھتے ہیں:

> اسلام نے خاندانی نظام کو، جو معاشرے کی عمارت کی پہلی اینٹ ہے۔ بچانے کی غرض سے زنا کو حرام قرار دیا اور اس گھناؤنے اور مذموم فعل پر سخت اور عبرتناک سزائیں عائد کیں۔ اس نے حکم دیا کہ اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ کوئی نرمی نہ برتی جائے اور نہ اس کے نفاذ میں لیت و لعل سے کام لیا جائے بلکہ اسے برسرعام اہل ایمان کے ایک مجمع کی موجودگی میں نافذ کیا جائے۔ تاکہ اس کا ارتکاب کرنے والوں کو عبرتناک سزا ملے اور وہاں موجود لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا ہو۔''(۱۱)

دوسری فصل میں اقتصادی تبدیلیاں اور معاشرتی نظام کفالت کے ضمن میں حرمت سود کے اسباب مراحل اور معاشرتی نظام کفالت کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ زکوۃ اور صداقات کے نظام کو واضح کیا گیا ہے۔

مذکورہ باب کی سب سے اہم فصل معاشرتی آداب ہیں۔ ان میں خبروں کی تحقیق کر لینے کا حکم، بدگمانی کی ممانعت، استہزاء کی ممانعت، غیبت اور ٹوہ کی ممانعت، پاک دامن عورتوں پر بہتان تراشی کی ممانعت، نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم، سلام کے آداب، گھروں میں داخلے کے آداب وغیرہ۔

کتاب کا چوتھا اور آخری باب 'مدنی معاشرہ اور اقلیات'' ہے۔ کیونکہ غیر مسلم بھی بہرحال معاشرے ہی کا ایک حصہ ہیں۔ اس ضمن میں مصنف نے دو فصول قائم کی ہیں۔ ایک فصل میں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور دوسری فصل میں منافقین کے ساتھ برتاؤ کا تذکرہ ہے۔

مدینہ میں یہود کا کیسا کردار تھا؟ ان کے قبائل کون سے تھے؟ ان سے معاہدوں کا کیا حال ہوا؟ نیز یہودیوں کی بدعہدی کی کیا سزائیں دی گئیں۔ ان سب پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ نیز جن مسائل پر یہود سے تنازعہ ہوا، ان کا بھی تذکرہ ہے۔ علاوہ ازیں منافقین کا مدینہ کے معاشرہ میں کیا کردار تھا؟ انہوں نے کہاں کہاں سازشیں اور کس کس طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی؟ منافقین کی علامات کیا تھیں اور مسلمانوں نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ فاضل مصنف نے قرآن وحدیث اور اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں فاضل مصنف نے پوری کتاب کے مباحث کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ الغرض عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ میں مصنف نے بھرپور انداز سے نظری اصول اور عملی نظائر پر روشنی ڈالی ہے۔ جس سے بجا طور پر عہدِ نبوی ﷺ کے معاشرہ کی تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے کہ کس طرح آج کے دور میں اس معاشرے کو نمونہ

بنایا جاسکتا ہے۔ کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست بھی دے دی گئی ہے۔

1.2۔ اسلامی معاشرہ کی تاسیس و تشکیل:

زیر نظر کتاب (۱۲) کے عنوان میں اگر چہ معاشرتِ نبویؐ یا عہد نبویؐ کا ذکر نہیں ہے تاہم کتاب کا زیادہ تر مواد اسلام کے ابتدائی دور کی معاشرت کی تشکیل پر مبنی ہے۔ مصنف نے نہ صرف اسلام سے قبل کے معاشرے کے خدو خال واضح کیے ہیں بلکہ عہد نبویؐ کے اداروں اور نظام پر خاص توجہ دی ہے۔ بالعموم اجتماعیت سیر پر قلم اٹھانے والے اہل علم وعرب معاشرت اور مکی دور کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ منصف کے خیال میں:

''بعثت رسالت مآب ﷺ کے وقت عرب معاشرہ کی سیاسی و اجتماعی ہیئت کا جائزہ لیا جائے تو اسلام نظام کے مختلف پہلوؤں اور جاہلی دور سے اس کا تقابل اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں حرکی عمل (Dynamism) کی تحدید و تعریف میں خاصا معاون ہوسکتا ہے۔'' (۱۲)

مصنف نے کتاب کے مباحث کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلے باب میں شرائع سابقہ اور عرب جاہلیت اور اسلام کی بحث کی گئی ہے۔ مصنف کے خیال میں قرآن مجید اور عہد نبویؐ کے نظام و معاشرہ کو سمجھنے کے لیے عرب جاہلیت کی معاشرت اور نظام سے آگاہی ضروری ہے۔

دوسرے باب میں قبل از اسلام عربوں کے سیاسی، معاشرتی حالات کی منظر کشی کی گئی ہے نیز عرب خطہ کی جغرافیائی تحدید کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ قبل از اسلام میلوں ٹھیلوں کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''قبل از اسلام عرب معاشرت میں جلسے نہایت اہتمام سے منعقد کیے جاتے تھے، بعض جلسے تو محض تفریح کے لیے منعقد کیے جاتے ان میں شعراء قصائد سناتے، لطیفے بیان کرتے، یا کسی شخص کو اگر نئے واقعہ کا علم ہوتا تو وہ بیان کرتے، عربوں میں جنگ وجدل کا سلسلہ تو بہت عام تھا چنانچہ جنگ سے متعلق تنازعات بھی انہی جلسوں میں طے کرتے، قبائل کے مابین پیدا شدہ جھگڑوں کو نمٹانے کے لیے جلسوں کا انعقاد ہوتا اس میں دار الندوۃ کو بہت شہرت حاصل تھی۔'' (۱۳)

تیسرے باب میں قبل از اسلام سیاسی و اجتماعی اداروں اور ان کے نظام روشنی ڈالی ہے بالخصوص مکہ کی شہری ریاست نیز اس کے ادارات اور ان کی ساخت پر بحث کی ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر حمید اللہ کی تحریرات سے بھی استشہاد کیا ہے۔

چوتھے باب میں عہد نبویؐ میں اسلامی حکومت کی تشکیل اور اس دستور وقانون پر بحث کی ہے اس ضمن میں میثاق مدینہ کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔ نیز عہد نبویؐ کے ادارات اور ان کے وظائف پر بحث کی ہے۔

پانچویں باب میں عہد نبویؐ میں مسلم معاشرہ کی تشکیل اور اس کی ساخت پر بحث کی ہے۔اس ضمن میں معاشرت کی معنویت اور ضرورت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔مصنف نے عہد نبویؐ کے مسلم معاشرہ کے امتیازی اصول یوں بتائے ہیں۔مساوات، آزادی، اخوت، عدل اور رواداری۔(۱۵) نیز معاشرتی استحکام کے لیے بہبود عامہ کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

چھٹا باب عہد خلفائے رشدین میں اسلامی ریاست کی توسیع پر مبنی ہے۔

الغرض قبل از اسلام عرب جاہلی معاشرہ اور عہد نبویؐ کا اسلامی معاشرہ نہ صرف ایک موازنہ ہے بلکہ دونوں کی معاشرتی ساخت اور طبعی وتہذیبی خدوخال کو واضح کیا گیا ہے۔جس سے اس تبدیلی کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے جو رسول اکرم ﷺ نے الہامی تعلیمات کی روشنی میں عرب معاشرہ میں کی۔

مصادرومراجع کی جامع فہرست کتاب کے آخر میں دے دی گئی ہے۔

1.3 مدنی معاشرہ-عہدِ رسالت میں:

مذکورہ کتاب (۱۶) کو اکرم ضیاء العمری نے دو نمایاں حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

حصہ اول: معاشرے کی تنظیم اور خصوصیات

حصہ دوم: مشرکین کے خلاف جہاد

پہلا حصہ براہ راست مدنی عمرانیات سے بحث کرتا ہے۔لکھتے ہیں:

> ''...... میں نے اپنے اس کام کو اسلام کے اولین عہد کی تعبیر نو تک ہی محدود رکھا ہے۔اسلام کا یہ ابتدائی دور حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ اور خلفائے راشدین کے ذریں ادوار پر مشتمل ہے یہ وہ دور ہے ہے جب ایمان مسلمان کی زندگی پر اثر انداز ہونے والا سب سے بڑا محرک تھا......اسلام کے ابتدائی دور کی تاریخ اس وجہ سے بھی بہت زیادہ اہمت کی حامل ہے کہ اس زمانے میں مسلمانوں کی زندگیوں میں اسلام کی تعلیمات پورے طور پر نافذ العمل تھیں۔(۱۷)

ابتدائی طور پر کتاب کے بعض مباحث (۱۸) موضوع سے ہٹے ہوئے نظر آتے ہیں مگر مصنف نے ان مباحث میں روایت حدیث، سیرت نگاری اور تاریخ نگاری کے فرق کو واضح کیا ہے۔اور سیرت کے مستند ماٰخذ کو بیان کیا ہے۔نیز جابجا مصنف کا اپنی دیگر کتب سے بھی استشہاد موجود ہے۔فاضل مصنف نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ مستشرقین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا ہے جو وہ تاریخ اسلام کی غلط تعبیر کے نتیجے میں کرتے ہیں۔

معاشرت نبوی ﷺ پر موضوع کا آغاز صفحہ ۶۶ پر موجود اس بحث سے ہوتا ہے۔

مدنی معاشرہ: قبل از ہجرت۔ اس حصہ میں فاضل مصنف نے مدینہ کی آبادی کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے جو اسلام سے قبل موجود تھی۔ یہود کے معروف قبائل کب اس خطہ میں آباد ہوئے؟ اوس اور خزرج کی اصل کیا ہے وہ کب وارد ہوئے ان کے مزاج کیا تھے؟

مدنی معاشرے پر اس کے اثرات، کا عنوان قائم کر کے مصنف اس ہمہ گیر اور موثر تبدیلی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اسلام کی آمد سے مدینہ کے معاشرہ میں رونما ہوئی۔ لکھتے ہیں:

''اس دائرہ رشد و ہدایت میں آنے کے بعد اب ایک عرب اپنے معاشرتی تعلقات اور زندگی کے معاملات میں شتر بے مہار نہیں رہا۔ اس کی زندگی زیادہ منظّم اور بامقصد ہوگئی زندگی کے ہر گوشے میں وہ شریعت کا پابند ہوگیا۔ (۱۹)

مدنی معاشرے پر ہجرت کے اثرات، کے تحت بڑی خوبصورتی سے ان عوامل کا تجزیہ کرتے ہیں جو مدینہ کی معاشرت پر اثر انداز ہوئے، مثلاً: ''ہجرت کی وجہ سے مدینے کی آبادی اور اس کے بسنے والوں میں ایک تنوع ابھر کر سامنے آیا۔ اب اس شہر کی آبادی محض اوس وخزرج کے قبائل اور یہود پر مشتمل نہیں تھی، بلکہ قبیلۂ قریش کے مہاجرین اور بے شمار دوسرے عرب قبائل یہاں آ کر رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ مدینے کے معاشرے کا ڈھانچا دینی عقائد اور محکم معاشرتی اصولوں کی مضبوط بنیادوں پر تعمیر کیا گیا اور یہ بنیادیں قبائلی اور دیگر تمام تعلقات سے زیادہ مضبوط اور اعلیٰ تر تھیں۔'' (۲۰)

دورِ نبوی کا نظامِ مواخات، کے عنوان کے تحت رقم طراز ہیں:

''مہاجرین کے لیے انصار کے تمام تر مالی ایثار اور فیاضی کے باوجود ضرورت اس بات کی تھی کہ ایک ایسا نظام قائم کر دیا جائے جس میں مہاجرین کو قانونی طور پر ایک باعزت مقام حاصل ہو جائے بالخصوص مہاجرین کا مرتبہ اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ ان کے مسائل کو اس طرح حل کیا جائے کہ وہ خود انصار کے اوپر بوجھ محسوس نہ کریں بنابریں مواخات کے نظام کو ایک قانونی حیثیت دی گئی۔'' (۲۱)

فاضل مصنف نے مدنی معاشرہ کی مضبوطی کے لیے عقیدہ کو بنیاد قرار دیا ہے۔ اگرچہ بہت سے محرکات ہیں جس سے انسانی تعلق میں استحکام ہوسکتا ہے مگر عقیدہ سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں مصنف کے بقول: جب اسلام کا سورج طلوع ہوا تو جزیرہ نمائے عرب اور اسکے گردونواح میں لوگ قبائل میں تقسیم تھے اہل فارس قومیتوں میں بٹے ہوئے تھے اور بازنطینی سلطنت میں مختلف مذہبی گروہوں کی شکل میں یہ تقسیم موجود تھی۔ اسلام نے تمام لوگوں کو باہمی ہم آہنگی کے ساتھ آپس میں متحدہ کرنے کے لیے عقیدے کو مضبوط ترین اور اہم ترین قرار دیا۔'' (۲۲)

اس طرح مصنف نے مودت: مدنی معاشرے کی اساس، کے تحت حضور اکرمﷺ کی احادیث وتعلیمات کے سماجی پہلو کی وضاحت کی ہے۔

ڈاکٹر ضیاء العمری بالخصوص رسول اکرمﷺ کے ان اقدامات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں جس سے سماجی اور معاشرتی تفاوت کا خاتمہ ہوا۔ اس سلسلے میں اصحابِ صفہ اور ان کے نظام کا جائزہ مستند ماخذ کے ذریعے پیش کیا ہے۔

میثاق مدینہ کا اعلان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے نہ صرف میثاق مدینہ کی دستاویز کے مندرجات پر بحث کی ہے بلکہ اس کی استنادی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ مدنی معاشرہ میں دستاویز کی شق وار اہمیت بیان کی ہے۔ بالخصوص یہود سے تعلقات کے ضمن میں یہ دستاویز رسول اکرمﷺ کی تعلیمات کی آئینہ دار ہیں۔

مدنی معاشرہ میں ایک اہم مسئلہ یہودیوں کی جلا وطنی کا ہے۔ جسے مستشرقین نے خوب اچھالا ہے۔ فاضل مصنف تفصیل کے ساتھ یہودیوں کی بدعہدی اور بعض یہودیوں کے قتل کے محرکات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مصنف کے بقول: بنوقریظہ کو سخت سزائیں محض اس لیے دی گئیں کہ انہوں نے مسلمانوں سے بدترین غداری کا ثبوت دیا تھا، مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کے مرتکب ہوئے تھے اور معاہدے کو پامال کیا تھا۔ جب کہ اس معاہدے کی رو سے جو فریقین کے درمیان طے پایا تھا۔ انہیں مدینے کے دفاع میں حصہ لینا چاہیے تھا۔ موجودہ زمانے میں بھی قومیں اپنے باغیوں کو ایسی سزا دیا کرتی ہیں جو غداری کر کے دشمن سے جا ملتے ہیں۔(۲۳)

کتاب کے حصہ دوم میں 'مشرکین کے خلاف جہاد' پر اظہار خیال کیا ہے اور اس کا مقدمہ الگ سے تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے کتاب کو دو حصوں میں الگ الگ تحریر کیا ہے بعدازاں اسے یکجا کر دیا ہے۔

فاضل مصنف نے رسول اکرمﷺ کی سیرت کا ترتیب زمانی کے لحاظ سے احاطہ کیا ہے اور رسول اکرمﷺ کی معاشرت کو نمایاں طور پر پیش کیا ہے۔ تاہم کتاب کے دوسرے حصے میں دیگر سیرت نگاروں کی طرح غزوات اور دیگر سماجی پہلو مثلاً احکام جہاد، معرکہ بدر، غزوہ احد، غزوہ بنومصطلق، غزوہ احزاب، صلح حدیبیہ، غزوہ طائف، غزوہ تبوک، عام الوفود، حجۃ الوداع، لشکر اسامہ کی تیاری اور رسول اللہﷺ کی وفات کا تذکرہ ہے۔ دوسرے حصے میں محض اختصاراً دیگر سیرت نگاروں کی طرح معاشرتی پہلوؤں پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔

البتہ مستند مآخذ سے واقعات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مصنف نے اسلوب یہ رکھا ہے کہ ذیلی عنوانات کے بعد حواشی قائم کئے ہیں جس میں ماخذ کی تفصیل دے دی گئی ہے۔

1.4 عہد رسالت میں معاشرہ اور مملکت کی تشکیل:

زیرنظر کتاب ڈاکٹر محمد یوسف فارقی کی ہے۔ اور ان کے بقول'' موجود کتاب اپنے موضوع پر کوئی باقاعدہ

مستقل کتاب نہیں بلکہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو پچیس برسوں میں سیرت طیبہ کے حوالے سے مختلف موضوعات پر لکھے گئے۔ تاہم مصنف نے اس کاوش کی غرض یہ بتائی ہے، ''رسول اللہ ﷺ نے ایمان واخلاق کی تعلیم وتربیت اس طرح فرمائی کہ اس کی گہری چھاپ صحابہ کرامؓ کی انفرادی زندگی میں بھی نظر آتی ہے اور عہد رسالت کے تمام معاشرتی اور مملکتی اداروں میں بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ ایمان واخلاق کی اسی جھلک کو نمایاں کرنا اور قارئین تک سیرت کے اس پیغام کو پہنچانا، اس کتاب کا بنیادی مقصد ہے'۔ (۲۴)

کتاب میں جن مباحث پر خامہ فرسائی کی گئی وہ کچھ یوں ہیں:

> رسول اکرم ﷺ کی زیرنگرانی ایمان وعقیدہ کی تعلیم وتربیت۔ مقام رسالت اور سنت کی دستوری حیثیت۔ اخوت ومحبت: سیرت رسول اکرم کا ایک اہم پہلو۔ مواخاۃ: پس منظر اور معاشرے پر اس کے اثرات۔ ہجرت: مفہوم ومقاصد۔ اسلام کا تصورِ عدل وقضا۔ اسلام کا شورائی نظام۔ اختیار: اسلام کے سیاسی نظام کی ایک فراموش کردہ اصطلاح پر ایک نظر۔ عرافہ ونقابہ: عہد نبوی ﷺ کے دو قدیم سیاسی ومعاشرتی ادارے۔ عہد نبوی ﷺ میں سفارتی نظام۔ انسانی حقوق کا تصور اور امت مسلمہ کی حیثیت۔ آجر اور اجیر کے باہمی تعلقات۔

اگرچہ مذکورہ جملہ مباحث میں سماجیات سیرت سے تو بحث نہیں کرتے تاہم زیادہ تر پہلو براہ راست متعلق بھی ہیں اور منفرد بھی۔ مباحث میں عہد نبوی کی معاشرت کا نہ صرف ذکر ہے بلکہ آج کے معاشرے سے بھی جوڑا گیا ہے۔ مواخات کے بارے میں مصنف نے دو مواخات کا تذکرہ کیا ہے مکہ میں اور مدینہ میں۔ مواخات کے معاشرتی، تعلیمی اور معاشی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

نیز آج کے مسلم معاشرے کو مواخاۃ کے تناظر میں دیکھنے کے خواہاں ہیں، ان کے بقول: مواخاۃ کا عمل آج بھی دہرایا جاسکتا ہے۔ وراثت کو قرآن کریم نے منسوخ کردیا ہے۔ البتہ مال ومتاع میں بے خانماں مہاجرین کو شریک کرکے ان کے مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔ آج بوسنیا، کوسوو، فلپائن، افغانستان اور بہت سے علاقوں کے مسلمان معاشی، معاشرتی، تہذیبی مسائل کا شکار ہیں۔ امت مسلمہ کو ان مشکلات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا احساس کرنا چاہیے اور مواخاۃ کے ادارے کا احیاء کرنا چاہیے۔ (۲۵)

ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کے مسلمانوں پر سیاسی، معاشرتی اور روحانی اثرات کا جائزہ مدلل انداز میں لیا ہے۔ شورائی نظام کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''انسانی تنظیم اور اجتماعیت کا تمام تر دارومدار لوگوں کے باہمی اعتماد وتعاون پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

اسلام نے معاشرتی تنظیم کے لیے ایسے اصول مرتب کردیے ہیں جو پرخلوص اعتماد کی فضا کو بحال کر کے لوگوں کو باہمی تعاون پر آمادہ کرتے ہیں۔ ان اصولوں میں ایک اہم اصول شوریٰ ہے۔ یہ اصول مسلم معاشرہ کے چھوٹے بڑے تمام اداروں میں کارفرما رہتا ہے(۲۶)۔

اسی طرح عہد نبوی ﷺ کے دو قدیم سیاسی و معاشرتی اداروں، عرافہ اور نقابہ کا تعارف کرایا ہے۔ یہ دونوں قدیم ادارے تھے اور عرب معاشرے میں بہت اہمیت رکھتے تھے۔ عرافۃ نظم سے وابستہ شخص کو کہا جاتا تھا۔ عام طور پر ہر قبیلہ میں دس دس افراد پر ایک عریف کا تقرر کیا جاتا تھا۔ بالعموم تجربہ کار اور صاحب ثروت کو عریف مقرر کیا جاتا تھا۔ جبکہ نقابہ میں عرافہ کی نسبت بڑے حلقے کی نمائندگی ہوتی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے بعثت نبوی ﷺ کے تیرہویں سال عقبہ کے مقام پر بارہ افراد کو نقیب مقرر فرمایا۔(۲۷)

مصنف نے بارہ نقباء کے نام مع ان کے قبائل کے درج کیے ہیں۔ نیز ان کے اختیارات بھی مذکور ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں، آج اسلامی نظام کے نفاذ کا جذبہ رکھنے والے دانشور، عوام اور حکومت کے سنجیدہ افراد اگر مخلصانہ طور پر اس نسخہ کیمیا کو آزمائیں تو ہمیں امید ہے کہ اصلاح معاشرہ میں رسول رحمت کا یہ تربیتی اسلامی تیر بہدف ثابت ہوگا۔(۲۸)

آجر اور اجیر کے باہمی تعلقات میں مصنف نے اسلامی معاشرہ کی چار بنیادوں کا ذکر کیا ہے۔ سب سے پہلی اور بنیادی چیز فکری اصلاح ہے۔ دوسری بنیادی چیز تزکیہ نفس ہے۔ تیسری چیز اخلاق حسنہ ہیں۔ چوتھی چیز اخوت اور احترام انسانیت ہے۔

الغرض محمد یوسف فارقی نے ۲۳۴ صفحات کی اس کتاب میں معاشرت نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر مدلل اور عمدہ بحث کی ہے۔ حواشی و حوالہ جات ہر بحث کے آخر میں دے دیے گئے ہیں۔

1.5 معاشرۃُ النبی ﷺ:

مذکورہ کتاب کا عنوان تو بہت جامع ہے مگر مشمولات پوری طرح موضوع کی ترجمانی نہیں کرتے۔ مصنف اس کتاب میں رسول اکرم ﷺ کا ایک کامل اسوہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ اسوۂ جو اخلاق و کردار کی صورت میں یا ایک انسان کی جتنی ممکنہ جہات ہوسکتی ہیں سب پر محیط ہو۔ مندرجات کچھ اس طرح سے ہیں:

مختصر سیرت، امتیازی اوصاف و شمائل نبوی، عبادات و اذکار، حضور اکرم ﷺ کے شب و روز، اقامت دین، اخلاق نبوی ﷺ، عادات و اطوار، حسن معاشرت اور معاملات۔

۳۱۲ صفحات پر مشتمل کتاب زیادہ تر آپ کے معمولات، شمائل اور اخلاق کا بیان ہے۔ تاریخی اسلوب کی

بجائے بیانیہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ حسن معاشرت کے ضمن میں والدین کے حقوق، اولاد سے محبت، صلۂ رحمی، پڑوسیوں سے برتاؤ، غلاموں کے ساتھ سلوک، توقیر اصحاب، حمایتِ مظلومین، سلام کے آداب، عیادت وتعزیت، کفار اور مشرکین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر ہے (۲۹)۔ الغرض کتاب میں معاشرت نبوی ﷺ کے پہلو تو ضرور ہیں مگر انداز میں جدت نہیں ہے۔ مختلف کتب کے حوالہ جات متن کے اندر سطحی انداز سے دے دیے گئے ہیں۔

1.6 عہد نبویؐ کا تمدن:

معاشرت کے بالعموم دو پہلو ہوتے ہیں ایک نظری اور اصولی جبکہ دوسرا عملی اور ظاہری اول الذکر کو ثقافت اور ثانی الذکر کو تمدن سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ معروف سیرت نگار پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی زیر نظر کتاب دوسری قسم سے تعلق رکھتی ہے جو حال ہی میں منصۂ شہود پر آئی ہے۔ آٹھ سو سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ مصنف نے تقدیم میں لکھا ہے:

> ''اسلامی تہذیب وتمدن بالخصوص نبوی عہد کے دو بہت اہم پہلو ہیں۔ ایک آفاقی و عالمی پہلو ہے دوسرا مقامی اور علاقائی پہلو ہے۔ عہد نبوی کا تمدن انہی بنیادوں ونہاد میں عربی اسلامی تمدن ہے جس میں عربی مقامی روایات بھی موجود ہیں ان خالص مقامی روایات وظواہر میں سے بھی بعض میں اسلامی آفاقیت موجود اور وہ تمام اقدار واحوال کی طرح تمام مسلمانوں اور مسلم علاقوں کے لیے لازمی اگر نہیں نیتی کو پسندیدہ ومسنون ضرور قرار پاتی ہیں۔'' (۳۰)

عہد نبویؐ کا تمدن میں فاضل مصنف نے بنیادی طور پر تین امور کا ذکر کیا ہے۔

مبحث اول: ماکولات ومشروبات۔

مبحث دوم: عہد نبویؐ کے کپڑے اور لباس

مبحث سوم: تعمیرات

ہندوستان کے پروفیسر محمد یسین مظہر صدیقی اردو زبان میں سیرت النبی ﷺ کے منفرد پہلوؤں پر اچھوتے انداز میں لکھتے ہیں۔ مصنف کا کمال یہ ہے کہ بہت باریک بینی سے احادیث اور کتب سیرت سے گوہر نایاب سمیٹتے ہیں مذکورہ کتاب عہد نبویؐ کا تمدن میں بھی یہی اسلوب کارفرما ہے۔ کتاب کے اہم عنوانات پر اگر نظر ڈالیں تو کچھ اس طرح سے بنتے ہیں۔

عہد نبویؐ کے ماکولات ومشروبات۔ عہد نبویؐ کے کھانے۔ دعوتوں کے باب: کاشانۂ نبویؐ میں دعوتیں اور کھانے۔ عہد نبویؐ کے مشروبات۔ عہد نبویؐ کے کپڑے اور لباس۔ عہد نبویؐ کے عطریات۔ عہد نبویؐ کے مکانات

اور اسباب زیست۔عہد نبویؐ میں گھریلو اسباب۔عہد نبویؐ کی تقریبات،تفریحات اور تیوہار۔
فاضل مصنف کی مذکورہ کتاب سے اندازہ ہوتا ہے کہ عہد نبویؐ کا تمدن دیگر معروف سیرت نگاروں کی رائے پر برعکس نہایت ترقی یافتہ تھا۔کتاب کا انداز تحقیقی ہے اور آخر میں مصادر و مراجع کی جامع فہرست بھی موجود ہے پروفیسر موصوف کی تمدن نبوی پر گہری نظر کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

1.7 عہد نبویؐ کا اسلامی تمدّن:

زیرِ نظر کتاب علامہ عبدالحی کتانی کی کتاب کا اردو ترجمہ و تلخیص ہے۔(۳۱) اس میں فاضل مصنف نے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب و تمدن از قسم حکومتی نظم و نسق، رجال کار، صنعت و حرفت، تجارت، تعلیم و تربیت، مناصب و وظائف، بیع و شراء، فنون لطیفہ، ریاضت و سیاحت وغیرہ کا تذکرہ ہے۔مصنف کے خیال میں:

> ''یہ کتاب تراتیب الاداریہ، میں نے اس یقین کے تحت لکھی ہے کہ ہمارے مذہب کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں مدینہ منورہ کو اسلامی شہر کن بنیادوں پر قائم فرمایا تھا۔اور آپ کے عہد مبارک میں کون کون سی شخصیات تھیں اور کس کس قسم کے علوم، تجارت، صنعتیں اور دستکاریاں موجود تھیں،(۳۲)

مصنف یا مترجم نے کتاب کی ابواب بندی مروج انداز سے نہیں کی بلکہ چھوٹے چھوٹے عنوانات پوری کتاب میں بکھرے ہوئے ہیں۔اس میں بھی کوئی منطقی ترتیب نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ سب کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ تاہم بعض عنوانات بڑے دلچسپ ہیں، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ بنانا اور ہر مرتبہ ایک نئے طرز کا بنانا، کھجور کی پتیوں سے ٹوکری اور چٹائی بنانا، صحابہ کرام قرآن کریم کو بوسہ دیتے تھے، صحابہ قرآن کریم کو سونے چاندی سے چمکاتے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کو قصے سنانا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجاہد کو مرغی ہدیہ میں عطا فرمائی۔وہ حضرات جو مجرموں اور باغیوں کی گردنیں اڑاتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہنسانے والے مسخرے ،حضرت صحابہ مناظرہ بھی کرتے تھے۔(۳۳) وغیرہ وغیرہ۔

الغرض عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہ کے حوالے سے بے شمار آثار و واقعات نقل کیے گئے ہیں۔ مآخذ کا تذکرہ ہے اور کچھ کا نہیں ہے، کچھ ماخذ بھی صحت کے درجے پر پورے نہیں اترتے۔الغرض عہد رسالت کے حوالے سے مستند و غیر مستند روایات کا ایسا مجموعہ ہے جس میں ربط مفقود ہے۔

2- معاشرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: موضوعاتی سیرت نگاری کا رجحان:

مقالہ کے اس حصہ میں ہم ان کتابوں کا جائزہ لیں گے جن میں معاشرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک پہلو یا

جزء کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ان کی ترتیب یوں قائم کی گئی ہے:

2.1-معاشرت نبوی ﷺ: عائلی پہلو

2.2-معاشرت نبوی ﷺ: ذات نبوی ﷺ کے سماجی مظاہر

2.3-معاشرت نبوی ﷺ: اخلاقی پہلو

2.1-معاشرتِ نبویؐ: عائلی پہلو:

خاندان معاشرت کی بنیادی اکائی اور اہم ادارہ ہے۔ خاندان کی ساخت اور اس کے مختلف فرائض پر بحث اس میں شامل ہے۔ بیسوی صدی میں سیرت نگاروں نے معاشرت نبویؐ کے اسی پہلو پر خوب لکھا ہے۔ کسی نے آپ کی عائلی زندگی پر، تو کسی نے آپ کے خاندان پر، کسی نے حسب ونسب پر، تو کسی نے آپ کے والدین کریمین پر، کسی نے آپ کی ازواج مطہرات پر، کسی نے آپ کی بیٹیوں پر، غرض عائلی زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں جس پر دادِ تحقیق نہ دی گئی ہو۔ معاشرت نبویؐ کی اس جہت میں مرکزی نقطہ رسالت مآب ﷺ کا ازواجِ مطہرات، گھر کے دیگر افراد کے ساتھ برتاؤ ہے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

خیر کم خیر کم لاھله وانا خیر کم لاھلی۔ (۴۴)

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہو میں اپنے اہل وعیال کے بہتر ہوں۔

ذیل میں معاشرت نبویؐ کے عائلی پہلوؤں پر مشتمل کتب کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ا۔ نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی:

مذکورہ کتاب معروف سیرت نگار حافظ محمد سعد اللہ کی کاوش ہے۔ ۴۰۲ صفحات پر مشتمل اس کتاب کو مصنف نے چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ جس کی ترتیب یوں ہے۔

باب اول:	ازدواج/ نکاح۔
باب دوم:	تعدد ازدواج نبویؐ
باب سوم:	کاشانۂ نبویؐ کا نظم ونسق۔
باب چہارم:	بے مثال شوہر
باب پنجم:	بے مثال باپ۔
باب ششم:	بے مثال آقا

مصنف کے خیال میں: ازدواجی تعلقات گھریلو معاملات اور بال بچوں کے مسائل انسانی زندگی کا بڑا

نازک اور خاصا مشکل وصبر آزما شعبہ ہے نبی رحمت کی بعثت سے قبل بزعم خویش بعض خدا پرست لوگ ان عائلی وگھریلو مسائل کی نزاکت اور سنگینی سے گھبرا کر تارک دنیا بن جاتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک بیک وقت نفسیاتی اور روحانی تقاضوں کو پورا کرنا آسان کام نہیں تھا ہادی عالم نے ایک کامل واکمل رسول ﷺ کی حیثیت سے انسان کی عمل مشکل کو عملی طور پر آسان کر کے دکھایا۔(۳۵)

مصنف کے خیال میں اس موضوع پر عربی واردو میں کوئی قابل کتاب منظر عام پر نہیں آئی ماسوائے ڈاکٹر احمد شلبی کے ایک کتابچہ الرسول فی بیته کے۔اس میں عائلی اسوۂ کم ہے۔فاضل مصنف نے دوسرے باب میں آپؐ کے تعداد ازدواج پر اٹھنے والے اعتراضات کا بھی جائزہ لیا ہے۔کتاب احادیث وسیرت کے مستند مآخذ سے مزین ہے۔

۲۔پیغمبر اسلام اور عائلی زندگی:

مذکورہ کتاب معروف سیرت وسوانح نگار حکیم محمود احمد ظفر کی ہے۔کتاب ۳۷۶ صفحات پر محیط ہے۔مصنف نے تمہیدی طور پر نبوت اور بشریت کی بحث کی ہے۔بعدازاں کتاب کو مندرجہ ذیل حصوں تقسیم کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سربراہ خاندان کی حیثیت سے۔مثالی شوہر۔شفیق باپ۔رشتہ داروں سے حسن سلوک۔غلاموں سے حسن سلوک۔

فاضل مصنف کے خیال میں:

''نماز ہو یا دین کا کوئی اور کام رسول اللہ ﷺ کا بہترین نمونہ ہماری راہنمائی کے لیے موجود ہے۔رسول اللہ ﷺ کی ایک عائلی اور خانگی زندگی تھی اس زندگی کا نمونہ بھی ہمارے لئے موجود ہے ہم نے اس کتاب میں اس نمونہ کو موثر طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔لیکن ہم نے موجودہ معاشرہ میں دین کو صرف مسجدوں تک محدود کر رکھا ہے۔حالانکہ ہماری گھریلو زندگی میں بھی رسول اللہ ﷺ کی زندگی نے ایک بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔''(۳۶)

۳۔نبی کریم ﷺ کا گھرانہ:

ڈاکٹر اختر نواز خان کی مذکورہ کتاب ۳۰۳ صفحات پر مشتمل ہے۔کتاب میں حضور اکرم ﷺ کے والدین کریمین،سرور دو عالم ﷺ کی ازواج مطہرات،اولاد نبی کریم ﷺ کی باندیاں۔نبی پاک ﷺ کے سسرال،رحمت اللعالمین کا ننھیال،رسول اللہ ﷺ کی پھوپھیاں،نبی پاک ﷺ کے چچا اور ان کے اہل وعیال،آپ کی چچا زاد بہنیں،دامادِ رسول اللہ ﷺ،نبی پاک ﷺ کے نواسے اور نواسیاں،رضاعی رشتے،نبی کریم ﷺ کے آباء واجداد کا تذکرہ ہے۔ہر ایک کے مختصر حالات بیان کیے گئے ہیں۔(۳۷)

علاوہ ازیں مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب کثرت الازواج لصاحب المعراج، محمد ادریس بھوجیانی کی خاندان نبوت، طالب الہاشمیؒ کی تذکار صحابیات اور ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری کی ازواج مطہرات اور حکیم محمود احمد ظفر کی امہات المومنین کی کتب بھی قابل ذکر ہیں۔

2.2-معاشرت نبویﷺ: ذات نبویﷺ کے سماجی مظاہر

اس حصہ میں رسول اکرمﷺ کی شخصیت کے ان پہلوؤں کو نمایاں کیا جائے جس میں معاشرے کے مختلف طبقات کے ساتھ آپ کے تعلق پر روشنی پڑتی ہو۔

۱-انسانِ کامل:

زیرِ نظر کتاب کے مصنف ڈاکٹر خالد علویؒ ہیں۔اس حصہ میں رسول اکرمﷺ کی شخصیت کے ان پہلوؤں کو نمایاں کریں گے جس میں معاشرے کے مختلف طبقوں کے ساتھ آپ کے تعلق پر روشنی پڑتی ہو۔زیرِ نظر کتاب کا اولین ایڈیشن ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا جبکہ مصنف کے اضافوں کے ساتھ تیسرا ایڈیشن ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ممکن ہے بعض اہل علم کے نزدیک مذکورہ کتاب کا شمار معاشرت نبویؐ میں نہ ہو۔لیکن راقم کے خیال میں کتاب کا مرکزی خیال ہی ذات وہستی نبوت کا معاشرتی مظہر ہے۔جس کے متعدد پہلو اور گوشے ہیں یہی مطالعہ عمرانیاتِ سیرت ہے۔

مصنفؒ کے اپنے خیال میں: میں نے انسانِ کامل کی سیرت کے ان گوشوں کا مربوط مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے جن کا تعلق حیاتِ انسانی کی مادی تنظیم سے ہے۔میں ایک عرصہ سے سوچ رہا تھا کہ اسوۂ حسنہ کا مطالعہ ایک نئے زاوئے سے پیش کیا جائے جس سے یہ بات واضح ہو جائے کہ آنحضورؐ کی ذاتِ گرامی زندگی کے تمام دوائر کے لیے مکمل نمونہ ہے،(ص ۳۸)

چنانچہ کتاب ابتدائی ۷۸صفحات کو چھوڑ کر، جس میں مصنف نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ترتیب زمانی کے لحاظ سے جائزہ پیش کیا ہے۔آپ کی ذات والاصفات کا سماجی پہلو ہے۔اگر موضوعات پر ایک نظر ڈالی جائے تو کچھ یوں سامنے آتے ہیں۔

ذی وقار شہری۔صادق و امین تاجر۔افصح العرب خطیب۔اوالعزم مبلغ و داعی۔اعلیٰ ترین معلم انسانیت۔کامیاب ترین داعی انقلاب۔بے مثال مربی ومزکی۔سپہ سالارِ اعظم۔عظیم مدبر ومنتظم۔لاثانی مقنن۔عدیم النظیر منصف و قاضی۔عظیم الشان معاشی ومعاشرتی اسوۂ، قابل تقلید سربراہِ خاندان۔خلقِ عظیم۔رسولِ رحمت۔

ان میں سے ہر موضوع کا عنوان رسول اکرمﷺ کا معاشرتی برتاؤ اور تعلقات ہیں۔ان تعلقات میں آپ ایک طرف بشری سطح پر نظر آتے ہیں تو دوسری طرف تشریعی حیثیت میں۔فاضل مصنف رقم طراز ہیں:

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل زندگی کا ایک حصہ آپؐ کا سماجی ربط ہے آپ ازواجِ مطہرات

کے ساتھ کس طرح خوش وخرم زندگی گزارتے تھے؟ احباب کی محفل میں آپ کا رویہ کیسا تھا؟ عام افراد سے اور باہر سے آنے والے وفود سے آپ کس طرح پیش آتے تھے؟ اس کا پورا ریکارڈ حدیث وسیرت کی کتابوں میں محفوظ ہے اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپ کس قدر کامل انسان ہیں۔"(۳۹)

الغرض انسان کامل، میں رسولِ اکرم کے ممکنہ سماجی پہلوؤں کی بھرپور نقاب کشائی کی گئی ہے مصنف کا اسلوب تحقیقی ہے استدلال خوب ہے کتاب کے آخر میں مصادر ومراجع کی جامع فہرست ہے۔

۲۔ نبی اکرمﷺاور خواتین۔ایک سماجی مطالعہ:

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی (جو جدید رجحانات پر سیرت نگاری میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔) کی اہم کتاب ہے۔تقدیم میں موضوع کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سماجی اخلاقیات میں دوسرے ابواب سے کہیں زیادہ نازک، جہانِ نسواں کا باب ہے اور اسے بھی نازک تر مردوزن کے باہمی ارتباط اور تعلق کا معاملہ۔ رسول اکرمﷺ نے اپنی اصلاحات واحادیث سے اس کو بھی استوار کر دیا۔ جاہلیت نے جو خرابیاں پیدا کی تھیں ان کو دور کر دیا اور اسلامی اصول واحکام کے تناظر میں اپنے خالص اسوۂ سے اس کا معیار قائم فرما دیا(۴۰)۔

فاضل مصنف نے معاشرت نبویؐ کے بارہ ذیلی عنوانات سے کتاب کو سجایا ہے۔جن کی ترتیب یہ ہے:

رسول اکرمﷺخواتین کے گھر میں۔ مدنی خواتین کے گھروں میں۔خواتین بیت نبویؐ میں۔کاشانۂ نبویؐ میں مدنی خواتین، زیارات خواتین اوراشاعت حدیث۔ احکام اسلامی کا ارتقاء اور زیارتِ خواتین۔غزوات نبویؐ میں خواتین۔خواتین کی تزویج نبویؐ۔عورتوں کا حق وخرید وفروخت اور کسب معاش۔صحابہ کرامؓ اور خواتین کے معاشرتی تعلقات۔عورتوں کی شکایت اوران کا ازالہ۔اختلاط مردوزن کے اصولِ نبویؐ۔

فاضل مصنف نے ان مباحث میں عصری تہذیبی مسائل کو بھی چھیڑا ہے اوراسوہ نبویؐ سے ان کا حل پیش کیا ہے۔مثلا عورتوں کی شکایت کے اوران کا ازالہ، میں ذیل کے نکات قابل غور ہیں:

۱۔ بیویوں، بچیوں، لڑکیوں کو مار پیٹ کرنے سے روکا گیا ہے اور رسول اللہﷺنے اپنے عہد میں بے جا مار پیٹ کا سد باب کیا۔

۲۔ نان ونفقہ اور ضروری اخراجات کی شکایات بھی دور فرمائیں۔ ہمارے بعض مسلم طبقات میں اس کا بڑا رواج ہے کیونکہ وہ اسلامی نظام سے بے بہرہ ہیں۔

۳۔ تقویٰ وطہارت کے پردے میں حقوق ازواج ادا کرنے کا بھی سد باب فرمایا ان میں بے جا متقیوں کے لیے ایک عمدہ سبق ہے۔

۴۔ بیویوں کو ناپسندیدہ شوہروں سے نجات دینے کی سبیل بھی نکالی گئی۔ یہ ایسا حق نسواں ہے جس کی ادائیگی آج خیال میں بھی انہیں آتی،(۴۱)

الغرض مذکورہ کتاب رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین سے برتاؤ پر ایک حسین مرقع ہے۔

۳۔غریبوں کے والی:

معروف سیرت نگار حافظ محمد سعد اللہ کی مذکورہ کتاب غریب، ماتحت اور بے کس لوگوں پر نبیؐ رحمت کی کمال شفقتوں اور مہربانیوں کا ایمان افروز مجموعہ ہے۔عمرانیاتِ سیرت کا منفرد موضوع ہے۔کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب اول: بعثتِ نبویؐ سے قبل غرباء ومساکین کی حالت۔

باب دوئم: ولادت تا اعلان نبوت (خاندان قریش کی خدمتِ انسانیت، یتیمی اور ضرورت مندوں کا احساس)

باب سوئم: بعثت تا ہجرت مدینہ (غرباء ومساکین کے ساتھ حضور کا عملی رویہ)

باب چہارم: آمدِ مدینہ تا وصال (ذاتی خدام اور غلاموں سے حسنِ سلوک اصحاب صفہؓ کا خیال اور یتیموں پر شفقت)

فاضل مصنف نے جس محبت وعقیدت کے ساتھ حضورِ اکرمؐ کے کمزور وپسے ہوئے طبقوں کے ساتھ حسنِ سلوک کو بیان کیا ہے۔ان کے اپنے الفاظ میں: ''اس کتاب میں میرا کچھ نہیں یہ سب کچھ میرے غریب پرور، مسکین نواز، یتیموں کے والی، غلاموں کے مولیٰ، بے سہاروں کے سہارا، بے آسروں کے آسرا، بے چاروں کے چارہ، غریبوں کے غم گسار، مردہ دلوں کے لیے بارانِ رحمت اور فقراء کے انیس کے رحمت اللعلمین نبی کا ہے اس میں اللہ کریمؐ نے مجھے صرف اتنی سعادت بخشی ہے کہ میں وسیع وعریض گلشن سیرت میں پھیلے اور بکھرے ہوئے خوشبودار پھولوں میں سے ایک خاص رنگ یا خاص قسم کے پھول چن کر گل دستہ تیار کروں۔''(۴۲)

مذکورہ کتاب صدارتی ایوارڈ یافتہ ہے۔مواد مستند ماخذ حدیث وسیرت سے ماخوذ ہے جس کی جامع فہرست کتاب کے آخر میں دے دی گئی ہے۔

۴۔وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والے:

رسول اکرمؐ کے مختلف طبقات کے ساتھ سماجی رویے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔حافظ سعد اللہ کی دوسری اہم کتاب جو اس موضوع پر ہے اگر کہا جائے فاضل مصنف نے آپؐ کے رحمتہ اللعلمینی، کا ایک بھر پور نقشہ کھینچا

ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ لکھتے ہیں: ''راقم نے جب گلستان سیرت سے عام سوانحی اور تاریخی اندازِ سیرت نگاری سے ہٹ کر رحمت دو عالمؐ کی اپنی امت سے دینی ودینوی اور اخروی غم خواری سے متعلق 'مخصوص پھول' چننے شروع کیے بتوفیقہ تعالیٰ زیرِنظر تالیف کی شکل میں ایک چھوٹا سا ایمان افروز گلدستہ تیار ہو گیا(۴۳) کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب اول: طبعی شفقت ورحمت اور غم خواریٔ امت

باب دوئم: ایمان وہدایت امت

باب سوئم: احکامِ شریعت میں آسانی کا غم

باب چہارم: انسانیت کا دنیوی درد اور غم

باب پنجم: امت کا برزخی واخروی غم

کتاب کا جملہ مواد مستند مآخذ اور تعلیمات نبویؐ سے بہ مانند عرق کشید کیا گیا ہے۔ الغرض حافظ سعد اللہ صاحب کی مذکورہ دونوں کتابیں رسولِ اکرم کے سماجی رویوں کی بھرپور عکاسی کرتی ہیں۔ مذکورہ کتاب کو صدارتی ایوراڈ سے نوازا گیا ہے۔

۵۔رویے میرے حضورؐ کے:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا ایک اہم پہلو دوسروں کے ساتھ برتاؤ کا ہے۔ حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب میں مصنف نے یہود ونصاریٰ اور مشرکین کے ساتھ آپ کے رویہ پر روشنی ڈالی ہے اس کے علاوہ عالم انسانیت کے دوسرے طبقے جیسے خواتین اور بچے، کے متعلق حسن سلوک کا ذکر ہے۔ گھریلو اور خانگی زندگی سے بھی خوب صورت مثالیں پیش کی ہیں۔ کتاب دلکش انداز ادبی ہے۔ (۴۴)

۶۔سماجی بہبود تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں:

دورِ حاضر میں علم العمران دو حصوں میں منقسم ہے ایک نظری پہلو دوسرا عمل۔ دوسرے پہلو کو سماجی بہبود سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ زیرِنظر کتاب میں ڈاکٹر ھمایوں عباس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سماجی اور خدمت کے پہلو کو نمایاں کیا ہے۔ فاضل مصنف کے خیال میں نبی کریمؐ کی تشریف آوری سے پہلے نادار وغریب لوگ معاشرہ کا مظلوم ترین طبقہ تھا۔ اور چوتھا باب ان پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے جن میں آپؐ کے رفاہِ عامہ اور سماجی بہبود کے عملی اقدامات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بلا شبہ مذکورہ کتاب آنے والے وقت میں ایک اہم رجحان کی آئینہ دار ہے۔(۴۵)

2.3 معاشرتِ نبویؐ: اخلاقی پہلو:

آغازِ انسانیت سے ہی اخلاق اور تہذیب کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے مگر موجودہ دور میں اخلاقیات، سماجی

علوم میں مستقل عِلم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ انسان کے رویّوں کا مطالعہ (Behaviral Studies) وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور یہ سماجیات کا لازمی حصّہ ہے۔ سیرت نگاروں نے معاشرتِ نبویؐ کے اس پہلو کو ہمیشہ ہی قابل اعتنا سمجھا ہے۔ بنیادی طور پر رسولِ اکرمؐ کا ارشاد مبارک: بعثتُ لاتمم حُسن الاخلاق (۴۶) آپؐ کے انسانی کردار کے اہم پہلو کی طرف توجہّ دلاتا ہے۔ بیسویں صدی میں اردو سیرت نگاروں نے ادب سیرت میں اخلاق نبویؐ کو نمایاں جگہ دی ہے۔ سیدّ سلیمان ندوی نے سیرۃ النبیؐ کی چھٹی جلد اخلاق نبویؐ کے لیے مختص کی ہے۔ چند مستقل کتب کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

۱۔ اخلاقیاتِ نبویؐ:

حکیم محمد سعید کے ادارہ ہمدرد فاونڈیشن نے ایک مذاکرہ ملّی کا اہتمام کرایا جس میں ملک کے نامور علماء اور دانشوروں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر گراں قدر مقالات پیش کیئے۔ جنہیں بعد ازاں شائع کر دیا گیا۔ ۲۸ مقالات ۳۵۱ صفحات پر مشتمل ہیں۔ جن اہل علم کے مقالات شامل ہیں ان میں مولانا محمد مالک کاندھلوی، ڈاکٹر محمد یوسف گورائیہ، ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، سید محمد متین ہاشمی، مولانا محمد طاسین، عبدالقدوش ہاشمی، ڈاکٹر برھان احمد فاروقی، ڈاکٹر حافظ احمد یار، بریگیڈیر گلزار احمد، ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ زمان جیسی ہستیاں شامل ہیں۔ (۴۷)

۲۔ خُلقِ خیر الخلائق:

زیرِ نظر کتاب (۴۸) میں طالب الہاشمی نے حصہ اوّل میں پچاس سے زائد عنوانات کے تحت آپ کے اخلاق بیان کئے ہیں جب کہ دوسرے حصّے میں، حکمت کے موتی، کے عنوان سے ۴۸ اخلاقی موضوعات کا تذکرہ ہے۔ مصنف کے خیال میں: ایک حقیقی اسلامی معاشرہ جن عناصر سے تشکیل پاتا ہے وہ تین ہیں۔

قرآن حکیم، رسولِ کریم کے ارشادات و نصائح اور رسولِ اکرم کی ذات گرامی اور آپ کی حیاتِ طیبّہ کا عملی نمونہ جو حضورؐ کے خلقِ عظیم یا اسوہ حسنہ سے عبارت ہے۔ (۴۹)

اخلاق دو طرح کے ہیں ایک جن میں حسنِ اخلاق کی فضیلت عمومی طور پر بیان فرمائی دوسرے وہ ارشادات جن میں آپ نے برائیوں اور بدکرداری سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ کتاب، کتب احادیث اور کتب سیرت سے مرتب کی گئی ہے۔

اسی طرح مولانا اخلاق حسین قاسمی کی اخلاقِ رسولؐ اور ڈاکٹر خالد علوی کی خُلقِ عظیم، بھی اہمیت کی حامل ہیں۔

معاشرت نبویؐ پر مبنی ادب سیرت پر ایک نظر اور مستقبل کے امکانات:

بیسویں صدی عیسوی علوم وفنون کے لحاظ سے وسعت پذیر صدی ہے جس کا لازمی اثر سیرت نگاری پر بھی پڑا۔ بہ ایں وجہ اردو سیرت نگاری میں عمرانیات، سیاسیات، معاشیات اور نفسیات کے متعدد پہلوؤں کی طرف توجہ ہوئی۔

معاشرت نبویؐ پر سیرت نگاری کے رجحان میں ابتداء متفرق تحریریں نظر آتی ہیں مثلاً مدنی زندگی از مناظر احسن گیلانیؒ (۵۰)، نبیؐ اپنے گھر میں از امین احسن اصلاحیؒ (۵۱)، حضو اکرمؐ اور تعدد ازواج از جعفر شاہ پھلواری (۵۲)، دور نبوی ﷺ کا معاشرہ، رسول ﷺ کی عائلی زندگی از ڈاکٹر حمید اللہؒ (۵۳) حضور ﷺ نے انسانی معاشرہ کو کیا دیا؟ از فواد فخری (۵۴)، رسول اللہ اور طرز معاشرت از رشید احمد ارشد (۵۵) تاہم جامع رجحان کی ابتداء عربی کتب سے ہوتی ہے جن میں:

مجمع المدنیة فی عهد الرسول از عبداللہ عبدالعزیز۔

مجمع المدینة المنورة فی عصر النبوة کما بصورة القرآن از سید محمد لقمان اعظمی۔

المجتمع المدنی فی عهد النبوة از پروفیسر اکرم ضیاء العمری۔

موخر الذکر دونوں کتب کو اردو قالب میں ڈھالا گیا۔عہد نبوی کے تمدنی مسائل از حکیم حیدر زمان صدیقی (۵۶)، نبی کریم ﷺ اور اصلاح معاشرہ از محمد حسام الدین شریفی (۵۷)۔

بلاشبہ معاشرتِ نبویؐ ایک وسیع میدان ہے جس کی متعدد جہات ہیں جن میں سے چند پہلوؤں کا جائزہ ہم نے اپنے مقالہ میں پیش کیا ہے۔ تاہم موضوع کی طوالت کے خوف سے معاشرت نبویؐ کے تعلیمی، سیاسی، معاشی، دعوتی اور نفسیاتی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا ہے یقیناً ان پہلوؤں پر دوسرے اہل علم نے قلم اٹھایا ہے۔ تاہم یہاں پر اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن سیرت نگاروں نے بیسویں صدی میں معاشرت نبویؐ پر بطور خاص قلم اٹھایا ہے ان میں ڈاکٹر حمید اللہؒ، ڈاکٹر خالد علویؒ، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی اور حافظ محمد سعد اللہ شامل ہیں۔

سیرت نگاری میں مذکورہ رجحان کے جائزے کے بعد چند نکات بطور تجاویز کے پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۔ معاشرت نبویؐ کے جامع رجحان کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے کہ اس میں دو تین کتابوں سے زیادہ مواد نہیں ہے۔

۲۔ معاشرتِ نبویؐ پر جن اہل علم نے قلم اٹھایا انہوں نے مدنی معاشرہ پر ہی زیادہ لکھا ہے اس میں بھی بالخصوص ہجرت، مواخات، میثاق مدینہ وغیرہ پر زیادہ توجہ دی ہے۔ مدنی معاشرہ کے دیگر پہلوؤں پر بھی توجہ کی

ضرورت ہے۔

۳۔ مکی معاشرت نبویؐ پر ادبِ سیرت نہ ہونے کے برابر ہے ماسوائے ایک آدھ مضمون یا کتب کے، مکی معاشرت نبویؐ پر قلم اٹھانے کی ضرت ہے۔

۴۔ معاشرت نبویؐ کے جو پہلو تاحال تشنہ طلب ہیں مثلاً بیعتِ نبویؐ، ہجرت حبشہ، وفود العرب، غزوات وسرایا، مکتوبات نبویؐ، پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۵۔ معاشرت نبویؐ پر جامع دائرۃ المعارف (Encyclopedia) مرتب کرنے کی ضرورت بھی دور حاضر میں محسوس کی جارہی ہے۔ دستیاب لٹریچر کو ترتیب دے دیا جائے یا نئے سرے سے تشکیل دیا جائے ظاہر ہے یہ کام کوئی ادارہ ہی کرسکتا ہے۔

۶۔ دورِ جدید میں عصری تہذیبی اور سماجی مسائل روز بروز بڑھ رہے ہیں ان مسائل کو سیرت نبویؐ کے تناظر میں حل کرنے کی ضرورت ہے۔

۷۔ مغربی ممالک اور طرز معاشرت میں جو مسائل کثیر المعاشر (Multi Cultural Society) کی بدولت آئے روز پیش آرہے ہیں، سیرت نگاروں کو انہیں بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیرت وتعلیمات نبویؐ کو فروغ دینے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ

حوالہ جات وحواشی

(۱) ابن خلدون، عبدالرحمٰن، المقدمہ، طبع دار الکتاب اللبنانی بیروت، ۱۹۶۱ء، ص ۶۷، ۶۸

(۲) الاحزاب: ۳۳:۲۱

(۳) مسند البزار، مسند بریدة بن الحصیب، حدیث نمبر: ۸۔۴۵

(۴) غازی، محمود احمد، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران وتاجران کتب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ۲۰۰۹ء، ص: ۹۶

(۵) ایضاً، مزید دیکھیئے، دوسرا خطبہ، صفحات، ۹۷۔۹۸

(۶) صدیقی، محمد یٰسین مظہر، نبی اکرم ﷺ اور خواتین - ایک سماجی مطالعہ، نشریات، ۴۰-اردو بازار لاہور، ۲۰۰۸ء، تقدیم، xiii

(۷) زیرِ نظر کتاب ڈاکٹر سید محمد لقمان اعظمی ندوی (پ:۱۹۳۸ء) کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو انہوں نے قاہرہ یونیورسٹی کی فیکلٹی آف آرٹس کے شعبہ اسلامک سٹڈیز، بعنوان:''مجمع المدینة المنورة فی عصر النبوة کما بصورة القرآن ''میں ۱۹۶۰ء میں پیش کیا اور الشرف الاولیٰ (Distinction) کے ساتھ ڈگری تفویض ہوئی۔ اردو قالب میں ادارہ تحقیقات اسلامی (علی گڑھ) کے رفیق جناب ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے ڈھالا۔ جس پر تقدیم سید ابوالحسن علی ندوی اور تعارف ڈاکٹر یوسف خلیف (قاہرہ یونیورسٹی) نے لکھا۔ دیکھیے: عہد نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ، قرآن کی روشنی میں، البدر پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور، اشاعت اول، ۱۹۹۶ء۔ پیش لفظ ص ۲۷۔

(۸) ایضاً، ص:۸۵

(۹) ایضاً، ص:۹۱

(۱۰) ایضاً، ص:۱۰۲

(۱۱) ایضاً، ص:۳۹۵

(۱۲) مذکورہ کتاب کے مصنف صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن ہیں جو فکرونظر کے مدیر بھی ہیں۔ کتاب ۲۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ دیکھیے۔ اسلامی معاشرہ کی تاسیس وتشکیل، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۷ء

(۱۳) ایضا، مقدمہ، ص ۱۱

(۱۴) ایضا، ص ۴۸

(۱۵) ایضا، ۱۵۵

(۱۶) مذکورہ کتاب پروفیسر اکرم ضیاء العمری (پ:۱۹۲۳ء) کا تحقیقی مقالہ ہے جو انہوں نے جامعہ عین الشمس قاہر میں بہ عنوان:''المجتمع المدنی فی عهد النبوة'' پیش کیا جو بعد ازاں کتاب شکل میں شائع ہوا۔ اردو کے قالب میں عذراء نسیم فاروقی (۱۹۰۶-۲۰۰۴ء) نے ڈھالا ہے جس کی زبان نہایت شستہ اور سلیس ہے۔ کتاب کا تعارف خالد یحییٰ بلنکس شب نے لکھا ہے۔ ۵۶۹ صفحات پر مشتمل کتاب کو ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد نے ۲۰۰۵ء میں شائع کیا ہے۔

(۱۷) ایضاً، ص:۱۴

(۱۸) یہ مباحث دو نکات کی وضاحت میں ایک تاریخ کی اسلامی تعبیر کے عمومی خدوخال دوسرے محدثین کا اصول اختیار کرنے میں لچک کی ضرورت، ملاحظہ ہو: صفحات: ۱۳-۶۸

(۱۹) ضیاء العمری، اکرم، مدنی معاشرہ (عہد رسالت میں)، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۲۰۰۵ء، ص:۴۳

(۲۰) ایضاً، ۸۳

(۲۱) ایضاً، ص:۸۹

(۲۲) ایضاً، ص:۹۹

(۲۳) ایضاً، ص:۱۸۸

(۲۴) فاروقی، محمد یوسف، عہد رسالت میں معاشرہ اور مملکت کی تشکیل، اظہار القرآن، ۱۹-اردو بازار لاہور، ۲۰۰۶ء، پیش لفظ، ص:۱۱

(۲۵) ایضاً، ص:۴۲

(۲۶) ایضاً، ص:۱۲۲

(۲۷) ایضاً، ص:۱۲۴

(۲۸) ایضا، ۱۲۹

(۲۹) پاغیتی، متین طارق، معاشرۃ النبی ﷺ، مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو بازار لاہور، ۱۹۸۷ء، صفحات، ۲۵۵-۲۸۹

(۳۰) صدیقی، محمد یٰسین مظہر، عہد نبوی ﷺ کا تمدن، اسلامک بک فاؤنڈیشن، 1781، حوض سوئیوالان، نئی دہلی، ۲۰۱۰ء، تقدیم ص:۱۱

(۳۱) مذکورہ کتاب عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی م:۱۳۸۲ھ کی کتاب، التراتیب الاداریہ و العمالات والصناعات و المتاجر و الحالة العلمية كانت علىٰ عهد تأ سيسى المدنية الاسلامية فى المدنية المنورة العلية، کا اختصار و اردو ترجمہ ہے۔ اردو قالب میں مولانا رضی الدین احمد فخری نے ڈھالا ہے۔ ۴۸۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی سے ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی ہے۔

(۳۲) ایضاً، ص:۱۱

(۳۳) ایضاً، ص:۴۰۶۔

(۳۴) سنن ابن ماجہ، باب حسن معاشرۃ النبویہ؛ سنن الترمذی، فصل ازواج النبیؐ،

(۳۵) محمد سعد اللہ، حافظ، نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی، برائٹ بکس، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ۲۰۰۱ء، پیش لفظ، ص ۱۳

(۳۶) محمود احمد ظفر، حکیم، پیغمبر اسلام، اور عائلی زندگی، تخلیقات پیش گفتار، ص ۱۱

(۳۷) اختر نواز خان، ڈاکٹر، نبی اکرمؐ کا گھرانہ، القلم پبلی کیشنز، صدر بازار ہری پور،

(۳۸) خالد علوی، ڈاکٹر، انسانِ کامل، الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، مقدمہ طبع اوّل، ص۲۴۔

(۳۹) ایضاً، ص ۵۱۱

(۴۰) صدیقی، محمد یسین مظہر، نبی اکرم اور خواتین، ایک سماجی مطالعہ، نشریات، ۴۰ اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۸ء، تقدیم

(۴۱) ایضاً،ص ۱۸۷۔

(۴۲) سعد اللہ، حافظ، غریبوں کے والی، مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، نسبت روڈ، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص ۲۳۔

(۴۳) سعد اللہ، حافظ، وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والے، حجاز پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور، ۲۰۰۹ء، دیباچہ طبع دوم ص ۱۳۔

(۴۴) امیر حمزہ، روپے میرے حضور کے، دار الاندلس، ۲لیک روڈ، چوبرجی لاہور، ۲۰۱۰ء۔

(۴۵) محمد ہمایوں عباس، ڈاکٹر، سماجی بہبود، تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں، مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ، لاہور، ۲۰۰۴ء۔

(۴۶) مؤطاء، باب حسن الخلق/۹۰۴۔

(۴۷) حکیم محمد سعید (مراتبہ)' اخلاقیاتِ نبویؐ، ہمدرد فاونڈیشن پریس، کراچی، ۱۹۸۲ء،

(۴۸) طالب الہاشمی معروف سیرت وسوانح نگار ہیں۔ جن کی بیسوؤں کتابیں منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔ مذکورہ کتاب ۴۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

(۴۹) طالب الہاشمی، خلقِ خیر الخلائق، طہ پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور' ۲۰۰۴ء۔ نیز مصنف مذکور کی ایک کتاب اخلاق پیمبری بھی ہے۔

(۵۰) گیلانی، مناظر احسن، مدنی زندگی، شمارہ ۱۳۰، جلد دوم، ۴۹۱-۵۱۲

(۵۱) اصلاحی، امین احسن، نبی ﷺ اپنے گھر میں، نقوش رسول ﷺ نمبر، جلد سوم، شمارہ ۱۳۰، جنوری ۱۹۸۳ء، ادارہ فروغ اردو، لاہور، ص:۳۸۵-۳۹۰

(۵۲) پھلواروی، جعفر شاہ، محمد، حضور اکرم ﷺ اور تعدد ازواج، جلد چہارم، ص:۶۵۱-۶۶۴

(۵۳) حمید اللہ، ڈاکٹر، رسول ﷺ کی عائلی زندگی، شمارہ ۱۳۰، جلد ۲، ۶۴۳-۶۶۱

(۵۴) حمید اللہ، ڈاکٹر، دورِ نبوی ﷺ کا معاشرہ، شمارہ ۱۳۰، جلد ۲، ۶۴۳-۶۶۱

(۵۵) فواد فخر الدین، ڈاکٹر، حضور نے انسانی معاشرت کو کیا دیا؟ (ترجمہ خلیل حامدی، ص:۴۴۹-۴۵۴

(۵۶) صدیقی، حیدر زمان، حکیم، عہد نبوت کے تمدنی مسائل، :۳۴۷

(۵۷) شریفی، محمد حسام الدین، نبی کریم ﷺ اور اصلاح معاشرہ۔ ص:۴۰۹-۴۱۳

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆